کشش سیدی مودیبو کین کی ہر دلعزیز مہمات میں تھی۔ زیادہ تر لوگ مسلمان مذہبی رہنما کی پُرامن کوششوں کا ذکر کرتے ہیں، مگر یہی بات بعض پروٹسٹنٹ مسیحیوں کی کاوشوں کے بارے میں نہیں کہی جاسکتی۔ اگر کچھ کہا جاسکتا ہے تو یہی کہ حقیقتاً پروٹسٹنٹ کاوشیں قدرے جارحانہ اور ممکنہ طور پر اشتعال انگیز ہوگئی ہیں۔ یہ بات واضح ہو جانا چاہیے کہ مسلمانوں کی ''غیر رواداری'' کا جو لگا بندھا امیج بنایا گیا ہے، یہ اِس طرح کے بالفعل بین المذاہب تصادم میں بالکل غیر متعلق ہے۔ (مسلم پولیٹکس رپورٹ، نومبر-دسمبر ۱۹۹۷ء)

مصر: ''مغرب میں آزادی کا غلط مفہوم لیا جارہا ہے۔---''

—بابا شنودہ ثالث

[وزارتِ اوقاف- مصر کی ذیلی تنظیم ''المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ'' (اسلامی امور کی مجلسِ اعلیٰ) نے ''اسلام اور اکیسویں صدی'' کے عنوان سے ایک بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا تھا (قاہرہ: ۲-۵ جولائی ۱۹۹۸ء)۔ اس کانفرنس میں ''اسلام اور تمدنی ارتقاء''، ''سیاسی میدان میں اسلام کا عالمی موقف''، ''اقتصادی میدان میں اسلام کا موقف'' اور ''سائنسی ترقی کے میدان میں اسلام کا موقف'' کے چار موضوعات پر عالمِ اسلام کے اہل علم نے مقالات پیش کیے۔ ہندوستان سے ''فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ-بنگلور'' کے ناظم مولانا محمد شہاب الدین ندوی نے کانفرنس میں شرکت کی اور واپسی پر اپنے سفر اور قاہرہ کانفرنس کی مکمل روداد شائع کی۔ مسلم-مسیحی تعلقات کے حوالے سے اُن کی روداد کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے- مدیر]

''کانفرنس کے افتتاحی جلسے میں سعودی عرب کے وزیر برائے اسلامی امور ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن ترکی اور اسکندریہ کے بطریق بابا شنودہ ثالث نے بھی خطاب کیا اور بعض اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ موخر الذکر کو اِس کانفرنس میں شرکت کے لیے خصوصی طور پر دعوت دی گئی تھی اور اُنہیں احترام کے ساتھ اسٹیج پر بٹھایا گیا تھا، تاکہ اِس سے مغربی پروپیگنڈے کا توڑ ہو سکے کہ مسلم ممالک میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ مصر کی غالب اکثریت

(نوے فیصد سے زیادہ) مسلمانوں پر مشتمل ہے اور صرف چند فیصد عیسائی پائے جاتے ہیں، مگر اُنہیں پورے شہری حقوق حاصل ہیں، نیز عیسائیوں کا پرسنل لاء الگ تحریری طور پر موجود ہے اور حکومت اِس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتی۔ اِس سلسلے میں تاریخی طور پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلم ادوار میں غیر مسلموں کے حقوق باقاعدہ اور منظور شدہ تھے جن کی تفصیل فقہ کی قدیم ترین کتابوں میں بھی موجود ہے۔

بابا شنودہ ثالث نے فصیح عربی میں تقریر کی۔ مصر میں عیسائیوں کی مادری زبان بھی عربی ہے اور وہ بڑی روانی کے ساتھ عربی بولتے ہیں۔ پوپ موصوف نے اپنی تقریر کی ابتداء ''بسم اللہ'' سے کی اور اللہ تعالیٰ کو واحد اور احد قرار دیا (بسم اللہ الواحد الاحد الذی ---)۔ موصوف نے اپنی تقریر میں اِس بات پر زور دیا کہ آج انٹرنیٹ کا دور ہے اور اِس سے بہت سے کام لیے جاسکتے ہیں جن میں سے ایک تہذیبوں کا تبادلہ بھی ہے۔ لہذا آج ضرورت اِس بات کی ہے کہ اس جدید ترین ذریعہ مواصلات سے ہم اپنی تہذیب سے دوسروں کو آگاہ کرائیں اور انگریزی، فرنچ، جرمن، اطالوی اور اسپینی جیسی زبانوں میں اِس طرح کے پروگرام پیش کریں۔

موصوف نے مشرقی اقدار اور متحدہ قومیت کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو صرف عربی زبان ہی میں محصور ہو کر نہ رہ جانا چاہیے، بلکہ ہمارے پاس جو تہذیبی اقدار ہیں، اُن کو دوسروں تک پہنچانا چاہیے۔ اگر دوسروں کے پاس سائنس اور ٹیکنالوجی ہے تو ہمارے پاس اقدار واخلاق کا سرمایہ موجود ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ آج مغرب میں حریت اور آزادی کا غلط مفہوم لیا جارہا ہے، لہذا ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کن نظریات کی پیروی نہیں کرنا چاہیے۔''

پاکستان: مجوزہ ''پندرہویں آئینی ترمیم'' کی قومی اسمبلی میں منظوری۔ مسیحی ردعمل

[قومی اسمبلی نے مجوزہ ''پندرہویں آئینی ترمیم'' اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ۱۶ کے مقابلے میں ۱۵۱ ووٹوں سے منظور کرلی ہے۔ دس اقلیتی ارکان میں سے پانچ نے ترمیم کے حق میں ووٹ